رسائل و مسائل

سجدۂ سہو کے بارے میں

سوال : اتفاقاً نمازِ مغرب میں امام صاحب سے سہواً قعدۂ اولیٰ ترک ہوگیا اور وہ سیدھے قیام میں چلے گئے۔ پھر کسی مقتدی کے سبحان اللہ کہنے پر وہ قیام سے قعدۂ اولیٰ کی طرف لوٹ گئے۔ نماز کے بعد بعضوں نے کہا کہ بغیر لوٹے سجدۂ سہو سے نماز کی تکمیل ہوجاتی ہے، مگر بعض حضرات نے نماز کو قطعی طور پر فاسد بتایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نماز دوبارہ پڑھی گئی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

۱- قعدۂ اولیٰ سہواً ترک کر کے اگر امام سیدھا کھڑا ہوجائے اس کے بعد اسے خود یاد آجائے یا مقتدی تنبیہ کرے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۲- نبیؐ سے نماز میں کن مواقع پر سہو ہوا ہے اور ان مواقع پر آپؐ نے کیا عمل فرمایا ہے؟

۳- اگر امام سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد پھر بیٹھ جائے تو کیا اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اس کو دُہرانا ضروری ہے؟

جواب: ۱-کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا کسی جماعت کا امام ہو، دونوں صورتوں میں اگر وہ قعدۂ اولیٰ سہواً ترک کر کے سیدھا کھڑا ہوجائے تو اب اس کو بیٹھنا نہیں چاہیے بلکہ قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کر لینی چاہیے۔ یہی طریقہ سنت کے مطابق ہے جس کی تفصیل سوال نمبر۲ کے جواب میں آرہی ہے۔ ہاں، اگر وہ پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو اور اسی اثنا میں اسے خود یاد آجائے یا مقتدی تنبیہ کرے تو بیٹھ جانا چاہیے۔ اس صورت میں سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔

۲- نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار مواقع پر نماز میں سہو ہوا ہے:

پہلا موقع: عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ظہر کی نماز میں آپؐ سے قعدۂ اولیٰ سہواً ترک ہوگیا اور آپؐ تیسری رکعت میں کھڑے ہوگئے۔ جب پوری نماز پڑھ چکے تو سہو کے دوسجدے کر کے اس کمی کی تلافی فرمادی۔ علامہ ابن قیم نے زادالمعاد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق میں یہ بات بھی ہے کہ جب آپؐ کھڑے ہوگئے تو مقتدی صحابہؓ نے سبحان اللہ کہہ کر یاد دلایا، لیکن حضورؐ نہ بیٹھے بلکہ اشارے سے فرمایا کہ تم بھی کھڑے ہوجاؤ۔ اس کی تاکید مزید دو روایتوں سے ہوتی ہے۔ مسند اور ترمذی میں ہے کہ ایک بار حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے نماز پڑھائی اور قعدۂ اولیٰ ترک ہوگیا۔ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ کر ان کو متنبہ کیا تو انھوں نے اشارے سے کہا کہ تم لوگ بھی کھڑے ہوجاؤ۔ نماز پوری کر کے انھوں نے سہو کے دوسجدے کیے اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک بار اسی طرح عمل فرمایا تھا۔ دوسری روایت بیہقی کی ہے: ایک بار حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا اور مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ کر تنبیہ کی لیکن انھوں نے نماز جاری رکھی اور آخر میں سجدۂ سہو کے بعد جب فارغ ہوئے تو کہا: ''تمھاری تسبیح (سبحان اللہ) میں نے سنی تھی۔ تم چاہتے تھے کہ میں بیٹھ جاؤں لیکن سنت وہی ہے جو میں نے کیا۔

دوسرا موقع: ایک بار عصر کی نماز میں آپؐ نے دو رکعتوں کے بعد ہی سلام پھیر دیا۔ پھر حضرت ذوالیدینؓ کے توجہ دلانے پر آپؐ نے باقی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور سجدۂ سہو کیا۔

تیسرا موقع: حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر توجہ دلانے پر ایک رکعت ادا کر کے سجدۂ سہو کیا۔

چوتھا موقع: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھ لیں، پھر توجہ دلانے پر سہو کے دوسجدے کیے۔

یہی چار مواقع ہیں جن میں حضورؐ سے نماز میں سہو ہوا ہے۔ میں نے ان صحیح احادیث کی تفصیلات چھوڑ کر مختصراً اصل بات یہاں لکھ دی ہے۔

۳- تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سجدۂ سہو کر لینے سے مکمل ہوجاتی ہے۔ فقہ حنفی کا صحیح قول یہی ہے اور جمہور فقہا کا مسلک بھی یہی ہے۔ فقہائے احناف کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اس قول کی کوئی